افواہوں سے بچئے

ماہانہ مدنی مشوروں کے مدنی پھول

مئی 2026

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

افواہوں سے بچئے!

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

5 سِنِ ہجری میں غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پر مدینۂ منورہ کے گلی کوچوں میں ایک ایسی افواہ پھیلی جس نے اہلِ مدینہ کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہوا کچھ یوں کہ منافقوں کے سردار عبد اللہ بن اُبَی نے مسلمانوں کی امی جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا پر جھوٹا بہتان باندھا اور یہ فتنہ اس قدر بڑھا کہ بعض مسلمان بھی اس کی لپیٹ میں آگئے اور انہوں نے تحقیق کے بغیر اس بات کو آگے بیان کر دیا۔ اس افواہ نے مسلمانوں کو اضطراب میں مبتلا کر دیا اور ان کے دل بے چین ہو گئے۔ اس نازک موقع پر اللہ پاک نے سورۂ نور کی 18 آیات نازل فرما کر نہ صرف اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی پاکدامنی کو واضح فرمایا بلکہ افواہ پھیلانے والوں کی سخت مذمت فرمائی اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے نہ بڑھاؤ۔[2] یہ مشہور واقعہ "حدیثِ اِفک" کے عنوان سے تفاسیر اور

---

1 ...معجم اوسط، 5/252، حدیث:7235

2 ...سیرت مصطفیٰ، ص311 تا 318 ملخصاً، تفسیر طبری و در منثور، پ18، النور، تحت الآیۃ: 15 تا 18، ملخصاً

احادیث میں موجود ہے اور قیامت تک کے مسلمانوں کو سبق دیتا ہے کہ سنی سنائی بات کو آگے بڑھانا کبھی کبھی پورے معاشرے کے سکون کو تباہ کر دیتا ہے۔افواہ صرف ایک خبر نہیں ہوتی بلکہ پورے معاشرے کے امن کو خراب کرتی ہے۔

افواہ کیا ہے؟

افواہ ایک ایسی غیر مصدقہ (بغیر تصدیق کے) خبر یا بات ہے جو ایک شخص سے دوسرے تک پھیلتی ہے۔اس کی صداقت مشکوک ہوتی ہے یعنی اس خبر کے سچا ہونے میں شک ہوتا ہے۔

افواہوں سے بچنے کا قرآنی حکم

پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی تعلیمات میں یہ بات خاص طور پر بیان کی گئی ہے کہ کسی بھی خبر یا بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلانا درست نہیں، کیونکہ اس سے کسی بھی مسلمان کی عزت اور وقار کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر انسان بغیر تحقیق کیے باتوں کو دوسروں تک پہنچا دے تو بعض اوقات وہ نادانستہ طور پر کسی بے گناہ کو نقصان پہنچا بیٹھتا ہے اور بعد میں اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔اسی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾

(پ26،الحجرات:6)

ترجمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے جس میں کسی کی شکایت ہو تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہ کرو بلکہ تحقیق کرلو کہ وہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ جو فسق سے نہیں بچا وہ جھوٹ سے بھی نہ بچے گا تاکہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر ان کی براءت ظاہر ہونے کی صورت میں تمہیں اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ ایک متقی (یعنی نیک اور پرہیز گار مسلمان) کی خبر بغیر تحقیق کے بھی قبول کرلینی جائز ہے۔[2] البتہ اس میں بھی احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس کی تحقیق کرلی جائے کہ اکثر افواہوں کی بنیاد جھوٹ پر ہوتی ہے وہ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات آگے بڑھادے۔[3]

جھوٹی خبریں عام کرنے والوں اور افواہیں پھیلانے والوں کے کے لئے حدیثِ مبارکہ میں بہت سخت وعید بیان کی گئی ہے جیسا کہ

افواہیں پھیلانے کا عذاب

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: بندہ اپنی زبان سے کوئی بات بولتا ہے۔(یعنی اس کے متعلق غور و فکر نہیں کرتا کہ وہ کس قدر بُری ہے اور خوف نہیں کرتا کہ اس کی وجہ سے اس پر کیا وبال آئے گا؟) اس کی وجہ سے وہ جہنم کے گڑھے میں اتنی دور تک جا گرتا ہے جتنا مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہے۔[4]

1 ...تفسیر صراط الجنان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:6، 9/409
2 ...تفسیر نورالعرفان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:6
3 ...مسلم، المقدمہ، باب النہی عن بکل ما سمع، حدیث:5، ص12 دارالکتب علمیہ بیروت
4 ...مسلم، کتاب الزہد، باب التکلم بالکلمہ یہوی بہا فی النار، حدیث:49(2988)، ص1141

ایک اور روایت میں فرمایا کہ : خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنبُور تھا (یعنی لوہے کی سلاخ جس کا ایک طرف کا سِرا مُڑا ہوا ہوتا ہے) جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اُسے گدی تک چیر دیتا پھر زَنبُور نکال کر دوسرے جبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قِیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔[1] جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ”یہ جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی خبریں دیتا تھا، جو اس سے نقل کی جاتی تھیں حتیٰ کہ وہ ساری دنیا میں پھیل جاتی تھیں، اس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا۔“[2]

افواہوں سے بچنا تنظیم کے لئے کس قدر ضروری ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ایک دینی تنظیم کے ساتھ وابستہ ہیں اور کسی بھی دینی ادارے یا تنظیم کی ترقی و مضبوطی اس کے افراد کے کردار، باہمی اعتماد اور سچائی پر قائم تعلقات سے ہوتی ہے۔ جب تک اس (دینی ادارے یا تنظیم) کے افراد ایک دوسرے پر اعتماد رکھتے ہوں، زبان و کان دونوں کی حفاظت کرتے ہوں اور تحقیق کے بغیر کسی بات کو آگے نہ بڑھاتے ہوں، مل جل کر تنظیم یا ادارے کا کام کرتے ہوں تو وہ جماعت مضبوط، متحد اور باوقار رہتی ہے۔ افراد کی آپس میں ہم آہنگی تنظیمی کاموں کو بڑھا دیتی ہے۔

لیکن بعض اوقات ادارے یا تنظیم میں سنی سنائی باتیں اور غیر مصدقہ خبریں یعنی افواہیں پھیلتی ہیں جو باہم دلوں میں بدگمانیاں و غلط فہمیاں پیدا کرتی اور اعتماد کو کمزور کر دیتی

1 ...مساوی الاخلاق للخرائطی، الجزء الاول، باب ماجاء فی الکذب وقبح ماأتی بہ اھلہ، ص76، حدیث:131

2 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب 93، ص467، حدیث:1386 ملتقطاً

ہیں۔

اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت کے بنائے ہوئے ایک سسٹم کے مطابق چل رہی ہے اور اللہ پاک کے فضل وکرم سے دن بدن ترقی اور عروج کی جانب گامزن ہے، دعوتِ اسلامی نہ کسی نگران کی ذاتی جاگیر ہے اور نہ کسی کی ذاتی ملکیت، بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دین کی خدمت کے لئے قائم ایک دینی تنظیم ہے اور اس سے وابستہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس کی مضبوطی اور ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں لہٰذا ان کا افواہوں پہ کان دھرنا اور دلبرداشتہ ہوکر خدمتِ دین کے کاموں سے منہ موڑلینا شیطان کے حربوں کو کامیاب بنائے گا۔

دعوتِ اسلامی سے متعلق افواہوں کی کونسی کونسی صورتیں ہوسکتی ہیں؟ ملاحظہ کیجئے:

تنظیم میں افواہوں کی ممکنہ صورتیں

1) نگرانوں کے بارے میں افواہیں: مثلاً فلاں سطح کے نگران فلاں ذمہ دار یا نگران کو جان بوجھ کر آگے نہیں آنے دے رہے۔ فلاں نگران کو ذمہ داری سے ہٹایا جانے والا ہے۔

2) مالی معاملات کے بارے میں: مثلاً چندہ یا زکوٰۃ کی رقم صحیح جگہ استعمال نہیں ہو رہی۔ فلاں نگران تنظیم کے فنڈز اپنے لئے استعمال کر رہا ہے۔ فلاں نگران کی تنخواہ بڑھاتے جارہے ہیں۔ فلاں نگران کی کٹوتی نہیں ہوتی۔

3) باہمی تعلقات کے بارے میں: مثلاً فلاں نگران اور ذمہ دار کے درمیان جھگڑا ہوگیا ہے۔ تنظیم میں دو دھڑے بن گئے ہیں۔

4) ذاتی کردار کے بارے میں: مثلاً کسی نگران یا ذمہ دار کے اخلاق یا کردار کے بارے

میں یہ کہنا کہ فلاں نگران یا ذمہ دار اخلاص سے کام نہیں کر رہا بلکہ شہرت چاہتا ہے۔
فلاں ذمہ دار اپنے نگران کی چاپلوسی کرتا ہے۔

5) **نظریاتی اختلافات کے بارے میں:** مثلاً فلاں ذمہ دار اب تنظیم کے طریقے سے ہٹ گیا ہے۔ فلاں نگران کا اب تنظیمی ذہن نہیں رہا۔

افواہوں کو کیسے دور کریں؟

پیارے اسلامی بھائیو! واضح رہے کہ دعوتِ اسلامی میں ترقی اور تنزلی کا ایک میرٹ مقرر ہے، یہاں سفارش اور خوشامد نہیں بلکہ ایک طے شدہ طریقہ کار کے مطابق تمام فیصلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی مسلمانوں کے چندے اور زکوٰۃ وعطیات کو شرعی تقاضوں کے مطابق خدمتِ دین کے کاموں میں صَرف کرتی ہے چندے کے معاملے میں دعوتِ اسلامی کا نظام تقویٰ اور اللہ رب العالمین کے حضور جوابدہی کی بنیاد پر قائم ہے۔ نیز دعوتِ اسلامی میں چندے اور عطیات کے نظام کا مکمل کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہے جو اس کی مانیٹرنگ اور چیک اینڈ بیلنس کو مضبوط اور محفوظ بناتا ہے۔

اسی طرح نگرانوں سے متعلق مختلف قسم کی غیر مصدقہ باتوں اور افواہوں پر کان دھرنا اور ان باتوں پر یقین کرکے بلا تحقیق انہیں آگے پھیلانا درحقیقت شیطان کا آلہ کار بننا ہے۔ ہر نگران بلکہ ہر دعوتِ اسلامی والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو افواہوں سے محفوظ رکھے۔ جب بھی ان تک کوئی خبر پہنچے تو فوراً اس پر یقین کرلینے کے بجائے اس کی تحقیق کرنے کی عادت اپنائیں۔ اگر کوئی نگران غیر مصدقہ بات بیان کرے گا تو دوسرے لوگ بھی اسے صحیح سمجھ کر پھیلائیں گے۔ ایک ذمہ دار کی شان یہ ہے کہ وہ ہر بات کو متعلقہ شخص یا ذمہ دار سے تصدیق کرے۔ اے کاش! ہم دوسروں کی ٹوہ میں رہنے

کی بجائے اپنا وقت خدمتِ دین کے کاموں میں صَرف کریں۔

اسی طرح ذمہ داران کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ سنی سنائی بات کو آگے منتقل نہ کریں۔ بعض اوقات انسان محض بات چیت کے دوران کوئی خبر بیان کر دیتا ہے، لیکن وہی بات آگے چل کر افواہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور کئی دلوں میں بدگمانی پیدا کر دیتی ہے۔

مثال کے طور پر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی حلقے میں یہ بات پھیل جاتی ہے کہ فلاں ذمہ دار تنظیمی کام میں دلچسپی نہیں لے رہا یا اس نے کسی مشورے میں تعاون نہیں کیا۔ اگر اس بات کو تحقیق کے بغیر آگے بیان کر دیا جائے تو اس سے اس شخص کی عزت متاثر ہوتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ شخص کسی مجبوری، بیماری یا کسی اور اہم دینی کام میں مصروف ہو۔ اس طرح ایک غیر مصدقہ بات بلاوجہ بدگمانی اور دل آزاری کا سبب بن جاتی ہے۔

اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات کی حقیقت معلوم نہ ہو اسے آگے پھیلانے سے اجتناب کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ذمہ داران کو اپنے دلوں میں بدگمانی کو جگہ نہیں دینی چاہیے۔ جو بات سنائی دے، ضروری نہیں کہ وہ پوری طرح درست یا مکمل ہو۔ ممکن ہے اس کا کوئی دوسرا رخ ہو یا حقیقت اس سے مختلف ہو۔ اس لیے حسنِ ظن اور خیر خواہی کا رویہ اختیار کرنا ایک ذمہ دار کے شایانِ شان ہے کہ وہ اپنے حلقے اور اپنے ماتحت افراد کے درمیان مثبت اور اعتماد والا ماحول قائم کرے۔ اگر ذمہ دار خود احتیاط، حکمت اور خیر خواہی کا مظاہرہ کرے گا تو اس کے ماتحت کام کرنے والے افراد بھی اسی طرزِ عمل کو اپنائیں گے یوں تنظیمی ماحول محبت اور اعتماد سے پھلے پھولے گا۔

اور اگر کبھی واقعی کوئی مسئلہ یا شکایت سامنے آجائے تو اسے عام کرنے کے بجائے

تنظیمی طریقۂ کار کے مطابق ذمہ داران کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ تاکہ مسئلے کو حکمت کے ساتھ حل کیا جاسکے اور تنظیمی نظم و اتحاد بھی برقرار رہے۔

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

- جو سُنی سنائی بات پر یقین کرلے وہ کسی اہم ذمّہ داری کا حقدار نہیں۔ (1)
- کسی کو فائنل کردینا کہ تُو جھوٹا ہے، اور شرعی دلیل نہ ہو تو یہ گناہ ہے۔ سُنی سنائی باتوں پر اعتماد کرنے کے بجائے خاموش رہیں۔ (2)
- دوسروں پر الزام لگانے والوں کا جھوٹ جب ظاہر ہوتا ہے تو معاشرے میں ان کا اعتماد ٹوٹ جاتا ہے۔ (3)
- جھوٹ بول کر، خیانت کرکے، دھوکا دے کر اپنے نگران کا اعتماد نہ توڑیں، کیونکہ ایک دفعہ اعتماد ٹُوٹ جائے تو اس کا اثر شیشے کی دراڑ کی طرح باقی رہتا ہے۔ (4)
- جھوٹ انسان کے وقار کو نقصان پہنچاتا اور آخرت کو برباد کرتا ہے۔ (5)

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی عادت بنائیں کہ کسی بھی سنی سنائی بات یا غیر تصدیق شدہ پیغام کو آگے نہ پھیلائیں، سوشل میڈیا پر کچھ پوسٹ / شیئر / لائک کرنے میں بھی خوب احتیاط برتیں۔ تھوڑی سی احتیاط دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا سبب اور تھوڑی سی بے احتیاطی دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

1 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 10 تا 15 ذیقعد شریف 1445ھ بمطابق 19 تا 24 مئی 2024ء
2 ...مدنی مذاکرہ، 25 صفر المظفر 1443ھ بمطابق 2، اکتوبر 2021ء
3 ...مدنی مذاکرہ، 27 شوال المکرم 1443ھ بمطابق 28 مئی 2022ء
4 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 20 تا 24 صفر المظفر 1439ھ بمطابق 10 تا 14 نومبر 2017ء
5 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 13 تا 18 شوّال المکرم 1438ھ بمطابق 7 تا 12 جولائی 2017